بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۱۷/۵۲ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش | ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۲۳ فروری ۱۹۶۳ء | نمبر ۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ فروری بوقت ½۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت آخری عشرۂ رمضان کے مبارک ایّام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور خدا سے دُعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے

دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیّت اور ربوبیّت میں رشتہ پیدا کرتی ہے

"دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر دنیا سے الگ ہو جائے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے تو پھر اُس کے لئے دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔

دُعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے جب تک خود انسان دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اَور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۴ و ۲۷۵)

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب نسیم ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۲۲ فروری۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہی اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہوئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۲۳ تواریخ کی درمیانی شب قرآن مجید کا دور مکمل کریں گے اسی طرح مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب بھی جو مسجد دار الرحمت غربی (محلہ سندی) میں نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ اسی رات قرآن مجید کا دور مکمل کر رہے ہیں۔

مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس ۲۹ رمضان کو مکمل ہو گا

درس کی تکمیل پر اجتماعی دُعا ہو گی

ربوہ ۲۲ فروری۔ مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا جو سلسلہ یکم رمضان سے جاری ہے وہ انشاء اللہ تو ۲۹ رمضان المبارک مطابق ۲۴ فروری بروز اتوار نماز ظہر و عصر کے درمیان مکمل ہو جائے گا۔ درس میں امسال مکرم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم مولوی ظہور حسین صاحب، مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حصہ لیا۔ آخری حصہ کا درس مکرم مولانا شمس صاحب دے رہے ہیں۔ مورخہ ۲۹ رمضان کو ½۴ بجے سہ پہر درس مکمل ہونے پر اجتماعی دعا ہو گی۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف اور اجتماعی دعا کی برکات سے مستفیض ہوں۔

نماز تراویح میں قرآن مجید کا دور

ربوہ ۲۲ فروری۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ آپ مورخہ ۲۸، ۲۹ رمضان (مطابق ۲۳، ۲۴ فروری) بروز ہفتہ و ۲

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۳ء

عظیم الشان اعزاز کی بنیاد اس عظیم الشان کام پر ہے جو عملی کرکے دکھاتا ہے

(۲)

سنہ ۱۹۱۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قوم نے ایک اجلاس میں اپنا خلیفہ منتخب کیا۔ بعض اکابر نے سخت مزاحمت بھی کی انہوں نے جوڑ توڑ میں خلافت کے خلاف پراپیگنڈا بھی کر رکھا تھا۔ یہ اکابر وہ تھے کہ جو اس وقت بھی اپنے آپ کو جماعت کے تمام کاموں کا کرتا دھرتا سمجھتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خلافت کی مخالفت محض اس لئے کی تھی کہ ان کو یقین تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہی احباب منتخب کریں گے مگر ان کو یہ خیال تھا کہ جماعت ان کے زیر اثر ہے ان کو اپنی قابلیتوں اور خدمات پر ناز تھا۔ پھر ان کے جماعت میں تعلقات کا دائرہ بھی بڑا وسیع تھا۔ اور ان کے ساتھ اکثر وہ لوگ تھے جو دنیوی لحاظ سے بھی کافی اثر و رسوخ کے مالک تھے مگر اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کر رکھا تھا وہی ہوا اور ان سب لوگوں کو ناکام ہونا پڑا جماعت نے آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کر لیا۔

مخالفین خلافت نے ناکامی کو بُری طرح محسوس کیا اور وہ قادیان سے تعلق قطع کرکے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں جمع ہو گئے اور جماعت لاہور نے ایک نوجوان کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا تھا۔ عقائد میں اختلافات کو بنیاد بنا کر حملے شروع کر دئے اور تمام دنیا میں ڈھنڈورا پیٹنے لگے کہ محمود نے عقائد میں تبدیلیاں کر دی ہیں۔

یہ لوگ بڑے زور و شور سے آپ کے خلاف محاذ قائم کئے رہے اور ہر طرح سے آپ کو گرانے کی کوشش کرتے رہے۔ جماعت احمدیہ پر اندرونی حملہ نہایت سخت تھا۔ مخالفین ایک طرف تو جماعت کے اندر انتشار پھیلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ دوسری طرف عام مسلمانوں کو جماعت کے خلاف بدظن کرنے کے لئے ایسے مسائل ہر وقت چھیڑتے رہتے ہیں جس سے غیر از جماعت مخالفین کو مدد ملے۔

عام نقطۂ نظر سے یہ ایک بہت بڑا فتنہ تھا جو ان لوگوں نے برپا کیا جو سمجھتے تھے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے تمام جماعت کو اپنے ساتھ لگا لیں گے مگر اس میں بھی ان کو سخت ناکامی ہوئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت حوصلے اور اولوالعزمی کے ساتھ اس عظیم حملہ کا مقابلہ کیا۔ آپ نے دن رات محنت شاقہ اٹھا کر جماعت کے بکھرے ہوئے نظام کو مجتمع کرنے کی کوشش کی۔ جب اکابر تو تمام قادیان سے گئے تھے تو وہ تمام روپیہ بھی ساتھ لیتے گئے تھے قوم کے خزانہ میں صرف چند آنے چھوڑ گئے تھے۔

یہ وقت ایسا تھا کہ اگر کوئی اور ہوتا تو گھبرا کر بیٹھ جاتا اور اللہ تعالیٰ کے دین کو اس کی قسمت پر چھوڑ دیتا مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مصیبت کی ذرا بھر پرواہ نہ کی اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے جماعت کی تنظیم کا کام کرتے چلے گئے۔ ہزاروں رکاوٹیں آپ کے راستہ میں ڈالی گئیں۔ غیروں نے جب دیکھا کہ قادیان کے برخلاف خود اکابر قادیان نے احمدیہ بلڈنگ میں محاذ قائم کیا ہے تو وہ اور بھی دلیر ہو گئے اور انہوں نے جماعت کی نعوذ باللہ دھجیاں اڑانے کی ٹھان لی۔ اپنوں نے جو عقائدی اختلافات گھڑتے تھے اسی پر اتنا زور دیا اور اتنا ہنگامہ برپا کیا کہ غیروں کے ہاتھ میں جماعت پر حملہ کرنے کے لئے احمدیہ بلڈنگ لاہور سے اسلحہ مل گئے

چنانچہ آج جو بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت پر کھڑا ہوتا ہے تو وہ سب سے بڑا الزام یہ لگاتا ہے کہ احمدیوں نے باقی مسلمانوں سے اپنے آپکو الگ کر لیا ہے۔ اکابر مخالفین نے نہایت سوچ سمجھ کر ایسے مسائل اختلافات کے لئے چنے تھے کہ جن کی وجہ سے غیر از جماعت مسلمان جماعت سے نفور ہو جائیں۔

الغرض اپنوں نے بیگانوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا اور ان کو اپنے پاس سے اسلحہ مہیا کرکے جماعت احمدیہ پر حملے کرتے رہے۔ اس طرف تنہا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان حملوں کا مقابلہ کرتے رہے ذرا غور فرمائیے کہ اس تنہا کے سر پر کتنا بوجھ ڈال دیا گیا تھا۔ ایک طرف تو انہیں بیگانوں کی یلغار تھی اور دوسری طرف جماعت کی تنظیم۔ کتنا نازک مرحلہ تھا۔ اگر اس وقت خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج شاید جماعت احمدیہ کا نعوذ باللہ نام و نشان بھی نہ ملتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ جماعت کی اس مصیبت کے گرد وغبار میں سے وہ ایک ایسا شہسوار نمودار کرے گا جو اس کے فضل اور مدد سے ان تمام حملوں کا مقابلہ ڈٹ کر کرے گا اور قوم کی کشتی کنارے پر لگا دے گا۔

یہ مصیبت کوئی کم نہ تھی کہ سنہ ۱۹۳۴ء کا فتنہ یکایک کھڑا ہو گیا مخالف عناصر کوہ آتش فشاں کے لاوے کی طرح ابھر پڑے اور خود قادیان دارالامان کے اندر تمام فضا آتشناک ہو گئی۔ ایذا رسانی کا کونسا طریقہ تھا جو اس وقت نہ آزمایا گیا۔ کونسی گالی تھی جو نہ دی گئی کونسا الزام تھا جو اس معصوم ذات پر نہ لگایا گیا۔ کونسا اندھیرا تھا جو شعاع حق کو چھپانے کے لئے نہ پھیلایا گیا۔ مگر یہ محمود ہی کی جانِ ناتواں تھی کہ اس نے یہ سب ظلم و ستم اپنے آپ پر سہے۔ مخالفین کے ہر قہر کو اپنی چھاتی پر لیا۔

یہی نہیں اپنوں نے جو مخالفانہ مواد بہم پہنچایا تھا اس کو غیروں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور مخالفت کا ایک پہاڑ تیار کر دیا گیا احراریوں نے سارے ملک میں محمود کے خلاف ایک آگ لگا دی۔ شہروں، قصبوں اور دیہات میں، فلک شگاف نعروں اور ہنگامہ خیز تقریروں سے فضا تھرتھرانے لگی۔ مخالفین کے جتھوں کے جتھے قادیان میں وارد ہونے لگے اور احمدیت کے گھر میں داخل ہو کر حملے کرنے شروع کر دئے اس سے زیادہ نازک وقت کسی جماعت پر کبھی آیا ہو تو تاریخ سے نکال کر دکھاؤ۔ دنیا کا کوئی لیڈر پیش کرو جس نے ایسے وقت میں اپنے حواس قائم رکھے ہوں۔ سوا انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے آپ کو کوئی مثال نہیں ملے گی کہ ایک واحد شخص ایسے وقت میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو گیا ہو اور اس نے مصائب کے اس کوہ ہمالیہ کو دھوئیں کی طرح اڑا کر دکھا دیا ہو۔ مخالفین کے پاؤں سے زمین کھسکتی چلی گئی اور مخالف خود معترف ہوئے کہ لاشوں پر احمدی کھڑے ہنس رہے تھے۔

سنہ ۱۹۵۳ء کا زمانہ تو ابھی یادوں سے محو نہیں ہوا۔ ہم پھر وہی کہتے ہیں کہ تاریخ میں کوئی واقعہ دکھاؤ کہ ایک انسان نے اتنے بڑے حملے کو اپنی جان پر سہا ہو اور ماتھے پر بل تک نہ پڑا ہو انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کو چھوڑ کر کوئی ایسی جماعت تاریخ میں دکھاؤ جو ایسے بے پناہ مخالفت کے ریلے سے بچ نکلی ہو۔ کون تھا جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوم کو اس حملے سے بال بال بچا لیا ہو۔

پھر کیا جماعت احمدیہ اس دن کو بھول سکتی ہے جب آزادی کی تقسیم کے وقت خون کے دریاؤں سے ایک واحد شخص قوم کو اس طرح نکال کر لے آیا کہ آج تک غیر بھی عش عش کر رہے ہیں۔ کیا کوئی دنیوی لیڈر اس کا مقابلہ کر سکتا ہے وہ وہ زمانہ تھا کہ بڑے بڑے صاحبان اثر ورسوخ کے زہرے آب آب ہو گئے تھے مگر آپ نے نہایت تنظیم کے ساتھ بچے، بوڑھے جوان اور مستورات کو جلتے ہوئے شعلوں سے اس طرح نکالا کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

یہ تو عزم و ہمت کا صرف ایک پہلو ہے دوسرا پہلو جو اہم ترین ہے یہ ہے کہ آپ نے ایسی تحریکیں جاری فرمائی ہیں کہ جن سے جماعت تمام رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی آج زمین کا کوئی کنارہ نہیں جہاں احمدیت کے اسلامی مشن قائم نہ ہوں۔ جہاں آپ کی شہرت نہ پہنچی ہو۔ یہ تحریک جدید کا ایک ادنے کرشمہ ہے۔ آپ نے ایسی ایسی تحریکیں کامیابی سے چلائی ہیں کہ جن کا عشر عشیر بھی دوسری جماعتیں پیش نہیں کر سکیں آج قوم کا فرد فرد آپ کے نام کے گن گاتا ہے وہ کونسی بات ہے جس کو مخالفین نے بھی اب اچھی طرح محسوس کر لیا ہے کہ ہر جلسہ سالانہ پہلے سے بڑھ کر بڑا اجتماع ہوتا ہے اور وہ لوگ جو صرف یہ دیکھنے کے لئے آتے ہیں کہ ربوہ میں نعوذ باللہ خاک اڑ رہی ہو گی جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی گرد راہ میں گم ہو جاتے ہیں اور دلوں میں حسرت و یاس کے زخم لے کر واپس جاتے ہیں

یہ کامرانی یونہی حاصل نہیں ہو گئی اس حقیقت کو وہی لوگ جانتے ہیں۔ جو اس عظیم انسان کو رات دن کام کرتے دیکھتے چلے آئے ہیں۔ اور آج بھی جبکہ آپ بیمار ہیں آپ کے اشاروں پر جماعتی تنظیم کے وہ بڑے بڑے کام سرانجام پا رہے ہیں۔ جن کو دیکھکر دنیا محو حیرت ہے۔ یہ ہے وہ محمود جس کی پیشگوئی میں مصلح موعود کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ہے وہ نشان جو اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفرعات پر اسلام اور آپ کی سچائی کو قائم کرنے کے لئے دیا۔ اس نشان کی ایک ایک علامت کو لو اور پھر اسکو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کارناموں کو ان سے ملاؤ۔ تو آپ کو ہر علامت پکارتی ہوئی سنائی دے گی کہ وہ موعود یہی محمود ہے۔ جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اور جس کا نام "مصلح موعود" رکھا گیا تھا۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ مصلح موعود محض ایک اعزازی نام ہے ان کو غور کرنا چاہیئے کہ یہ اعزازی نام کوئی خطاب نہیں ہے۔ بلکہ یہ نام اسکے لئے ہے جو صرف نام نہیں بلکہ اپنے کام سے ان علامات کا مظہر ہو۔ جو اس عظیم الشان نشان کے لئے حق تعالیٰ نے بتائی ہیں بعض ادھر ادھر کے چند فقرے لے کر اور ان کو جوڑ کر حقیقت سے گریز کرنے کی کوشش چمکتے ہوئے آفتاب نصف النہار کے مقابلہ میں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں انہوں نے ان علامتوں سے اسکو پہچان لیا ہے اور جو مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے کانٹ چھانٹ کے گرد وغبار سے آفتاب کو چھپانا چاہتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

وادی بکہ میں خدا کا پہلا گھر

قدیم ہندوستان میں — کعبۃ اللہ کے زائر

مکرم جناب شیخ عبدالقادر صاحب ۱۱۰ چوبرجی پارک لاہور

قرآن مجید میں فرمایا۔

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبٰرکًا وھدًی للعالمین

اولین عبادت گاہ جو لوگوں کے افادۂ روحانی کے لئے بنائی گئی وادی بکہ میں ہے وہ مبارک اور اقوام عالم کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ (آل عمران آیت ۹۷)

کعبۃ اللہ کی قدامت کے متعلق مندرجہ ذیل تاریخی شہادتیں قابل غور ہیں۔

(۱) مشہور مورخ ڈایوڈورس (Diodorus) ۶۰ قبل مسیح میں لکھتا ہے۔

"عرب کا وہ حصہ جو بحیرہ احمر کے کنارے ہے۔ وہاں پتھر کا ایک معبد بنا ہوا ہے جو بہت قدیم زمانہ سے ہے اور جس کی طرف عرب کے چاروں طرف سے گروہ در گروہ لوگ آتے رہتے ہیں"[1]

(۲) طالمی نے دوسری صدی عیسوی میں مکہ معظمہ کا نام (Macoraba) بتایا ہے۔ جنوبی عرب کے کتبات میں ہیکل یا معبد کے لئے مکراب Mikrab کا لفظ ہے جس سے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کعبۃ اللہ کے باعث مکہ معظمہ کو ماکورابا کہا گیا (زیر لفظ کعبہ)

(۳) سر ولیم میور ڈایوڈورس کا حوالہ درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

زبانی روایات سے یہ ثابت ہے کہ قدیم ترین زمانہ سے خانہ کعبہ کا حج عرب کے ہر گوشہ کے لوگ کرتے رہے ہیں ...... اس قدر عام طور پر سارے ملک میں اس عزت کا حاصل ہونا یقیناً ایک ایسے قدیم زمانہ سے ہونا چاہیئے۔ جس کے پرے اور کوئی قدیم زمانہ تجویز نہیں ہو سکتا۔ (دلائف آف محمد ص ۱۰۳)

(۴) ریورنڈ ٹوڈول حنفی کتاب ینابیع الاسلام میں یہ تسلیم کرتے ہیں:

"زمانہ قدیم سے کعبہ تمام قبائل عرب کی عبادت گاہ خیال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ یونان کا مشہور مورخ ڈیوڈورس جو تاریخ مسیح سے ۶۰ سال پہلے زندہ تھا لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں بھی کعبہ اسی طرح موجود تھا (باب ۳) اس عبادت گاہ کو لوگ بیت اللہ کہتے تھے۔ اس حرف تعریف سے صاف ظاہر ہے کہ اہل عرب میں وحدانیت کا عقیدہ کسی زمانہ میں بھی فراموش نہیں ہونے پایا تھا۔ گو ان کے اور بھی بہت سے معبود تھے۔ جن کے باعث ان کو قرآن میں مشرک کہا گیا۔" (ص ۲۳)

(۵) پروفیسر ڈوزی عربی کے بہت بڑے عالم جرمنی میں ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے مکہ میں بنی اسرائیل کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں تاریخی شواہد سے یہ ثابت کیا گیا کہ بنی اسرائیل کے بعض قبائل حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ارض شام سے بھاگ کر حجاز کے شہر میں آکر آباد ہو گئے تھے ان کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ کعبہ انہی کا بنایا ہوا معبد ہے اور ایک بہت بڑے یورپین فاضل میجر جنرل فارلانگ اس دعوے کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مکہ اور اس کی مذہبی رسوم حضرت داؤد کے زمانہ (ایک ہزار سال قبل مسیح) سے بہت زیادہ پرانی تھی۔ کیونکہ یہاں پر نہایت قدیم منلی۔ سبائی اور عاد قبائل عبادت کیا کرتے تھے اور وہ مکہ کو تمام مقدس مقامات کی ماں قرار دیتے تھے۔ ان قبائل کا زمانہ شاید چار ہزار قبل مسیح کے لگ بھگ ہے۔

یہی مصنف دوبارہ لکھتا ہے:

نہایت قدیم زمانہ سے تمام ایشیا افریقہ اور جنوبی یورپ میں مکہ بہت مشہور تھا اور اس کی معجزانہ تاریخ اور اساطیر و روایات کو قدیم سیاحوں اور حکما نے بیان کیا ہے[1]

(۶) میجر جنرل فارلانگ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ساؤل (جو کہ حضرت داؤد کے ہمعصر تھے) کے زمانہ میں اسرائیلی قبائل شام سے حجاز میں آکر آباد ہوئے۔ اس کا ثبوت زبور داؤد سے بھی ملتا ہے۔ لکھا ہے۔

"مجھ پر افسوس کہ مسک میں بستا اور قیدار کے خیموں میں رہتا ہوں صلح کے دشمن کے ساتھ رہتے ہوئے مجھے بڑی مدت ہو گئی۔ میں تو صلح دوست ہوں پر جب بولتا ہوں وہ جنگ پر آمادہ ہو جاتے ہیں"

(زبور ۱۲۰: ۵-۷)

قیدار بن اسمٰعیل حجاز میں آباد ہوئے اس زبور میں اسرائیل کی حجاز میں آبادی اور بنو قیدار کی دشمنی کا ذکر ہے۔ گویا مدت سے اسرائیل کے بعض قبائل حجاز میں آباد تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں وہ بنو قیدار کی مخاصمت کا ہدف تھے اس سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے جاہجرت کے دور میں ان بنی اسرائیل میں آکر رہے تھے۔

قیدار کے ساتھ مسک کا ذکر بالکل بے جوڑ ہے۔ قیدار سے مراد حجاز ہے اور مسک سے مراد بحیرہ اسود اور کیسپین کے مابین کا علاقہ شارحین بائبل کوئی معقول مناسبت تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ عبرانی کے قدیم رسم الخط میں جو کہ حضرت داؤد کے وقت میں رائج تھا۔ ک اور ش حرف بالکل مشابہ ہیں[2]۔ یہ لفظ غالباً م ک ک تھا جسے م ش ک لکھا گیا۔ گویا یہ لفظ مکہ ہے۔ نہ کہ مسک جہاں بنو قیدار بستے تھے۔ یہ مناسبت قابل قبول ہے۔ بکہ کا دوسرا تلفظ ہے بھی زبور میں آیا ہے لکھا ہے۔

"مبارک ہیں وہ جو کہ تیرے گھر میں بستے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ تیری ستائش کریں گے۔ وہ وادی بکا میں سے گزرتے ہوئے اسے ایک چشمہ بنا دیتے ہیں۔ شریعت دینے والا انکو برکتوں سے ڈھانپ دے گا۔"[3]

(۸۴ باب)

آخری فقرہ کیتھولک بائبل کے ترجمہ کے مطابق ہے۔ ان آیات میں وادی بکا کی روحانی آب پاشی کی بشارت ہے۔ جو کہ ایک شارع نبی کے ذریعہ مقدر تھی۔ وادی بکا میں خدا کے گھر کی موجودگی کا بھی ذکر کیا گیا۔ جو کہ کعبۃ اللہ ہے۔

شارحین بائبل کہتے ہیں کہ یہ ایک مخصوص بے آب و گیاہ وادی کا نام ہے (جیوئش انسائیکلوپیڈیا)

پھر وہ کہتے ہیں بکا ایک قسم کا بلسان کا پودا ہے جس کے لئے

"خشک زمین موزوں نہیں۔ یہ مکہ کی وادی میں بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔"[4]

اس لئے اسے وادی بکا کہا جاتا تھا۔ اس وضاحت کے باوجود وہ یہ تسلیم نہیں کرتے۔ کہ وادی بکا سے مراد مکہ معظمہ ہے تعجب ہے۔

(۷) میجر فارلانگ نے اپنی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں ہندو اور جینی بھی کعبۃ اللہ کی زیارت کے لئے جاتے تھے۔ ہندوستان کے قدیم لٹریچر میں کعبۃ اللہ کا ذکر موجود ہے لکھتے ہیں:-

Many ancient Brahmans and Jainas said that they had visited Moksh-Iswara Sthan,

---

[1] Book III Ch 42 Translation by C. M Old father

[1] Short Studies in the Science of Comparative Religions page 542-546

[2] A Help to the Study of the Bible plate I

[1] زبور ۱۲۰ باب میں لکھا ہے۔ مجھ پر افسوس کہ میں مسک میں بستا اور قیدار کے خیموں میں رہتا ہوں۔ زبور ۸۴ باب جس میں وادی بکہ کا ذکر ہے اس میں آگے چل کر لکھا ہے۔ میں اپنے خدا کے گھر کا دربان ہونا شرارت کے خیموں میں بسنے سے زیادہ پسند کرونگا ظاہر ہے کہ بنو قیدار بیت اللہ کی زیارت سے روکتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان کے خیموں میں رہتے ہوئے انکی مخاصمت پر افسوس کرتے ہیں۔

[2] تفسیر زبور از پادری علی بخش ص ۲۵۶ و سائیکلوپیڈیا آف بیبلیکل لٹریچر زیر لفظ Bacca

or "the place of divin Moksha" or "Spreme blessedness" i.e., Maka, and they mention other well-Krown Arabian places. P. 542

"بہت سے قدیم برہمن اور جینی یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے 'موکش الیشور استھان' یعنی مکہ معظمہ کے بیت اللہ کی زیارت کی ہے۔ اور وہ عرب کے دوسرے مشہور مقامات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔"

۸۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ اولین عبادت گاہ کعبۃ اللہ ہے۔ اس بیت العتیق کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پرانی بنیادوں پر دوبارہ استوار کیا۔ اس دعویٰ کی تائید میں بہت سے شواہد ہیں۔ پارسیوں کے قدیم لٹریچر سے ایک حوالہ درج ذیل ہے

دساتیر میں ساسان اول کے نام میں حضرت زرتشت کی ایک پیشگوئی درج ہے۔ دین زرتشت کے مجدد ساسان نے اس بشارت کی وضاحت بھی کی ہے بشارت کے الفاظ یہ ہیں۔

جب ایسے (برُے) کام ایرانی کریں گے۔ تو تازیوں (یعنی عربوں) میں ایک مرد خدا پیدا ہوگا۔ جس کے ماننے والوں کے ہاتھوں سے ایران کا تاج (تخت) سلطنت اور قانون سب کا سب درہم برہم ہو جائے گا۔ سرکش اور جابر مغلوب ہوں گے۔ اور وہ بتکدہ اور آتشکدہ کی بجائے خانۂ آباد (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خانہ کعبہ) کو بتوں سے پاک کر کے اس کی طرف نماز پڑھیں گے۔ اور اس کو اپنا قبلہ بنائیں گے۔

حضرت ساسان وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ریگ زار عرب میں آباد (یعنی حضرت ابراہیمؑ) کا بنا کردہ جو عبادت خانہ ہے جس میں ستاروں کے بت رکھ دئے گئے۔ اس کی طرف منہ کر کے وہ نماز پڑھیں گے اور اس سے بت اٹھا دیں گے

(دساتیر طبع شدہ درعہد ناصر الدین قاچار شاہ ایران ص۱۸۸)

۹۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ۲۱۰ عیسوی میں عرب کے یہودنے حمیری بادشاہ کے دربار میں ایک وفد بھیجا جس نے اس بادشاہ کو مکہ معظمہ اور بیت اللہ پر حملہ سے روکا۔ اور برملا کہا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنا کردہ خدا کا گھر شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اس پر حملہ کا خیال ترک کیجئے بلکہ اس مقدس مقام کی زیارت کیجئے۔ چنانچہ حمیری بادشاہ زیارت بیت اللہ کے لئے گیا۔ اس نے پہلا غلاف کعبہ نذر کیا یہ واقعہ میجر جنرل فارلانگ نے اپنی کتاب میں بالتفصیل لکھا ہے۔

۱۰۔ پیکس تفسیر بائیبل میں لکھا ہے:۔

"مجھے اس نظریہ سے اتفاق ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر مصر سے نکل کر جو راستہ اختیار کیا وہ وہی تھا جو مکہ معظمہ کے حج کے لئے قدیم شاہراہ ہے"۔

(ص۶۴)

پھر لکھا ہے کہ ایک نظریہ کی رو سے مدین کے قریب صحرائے اعظم میں بنی اسرائیل چالیس برس تک صحرا نوردی کرتے رہے۔

(ص۹۵۷)

اس سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کا ارض حجاز کے ساتھ قدیم تعلق ہے پروفیسر ڈوزی نے ثابت کیا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کا کعبۃ اللہ کے ساتھ بھی گہرا تعلق رہا ہے۔ اندریں صورت تحقیق کا ایک نیا باب کشادہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مکہ معظمہ کا حج کیا تھا؟ یہ امر اب بالکل قرین قیاس ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان جا رہے تھے۔ ہم ایک جنگل میں سے گزرے تو آنحضور نے پوچھا کہ یہ کون جنگل ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ یہ ازرق کا جنگل ہے۔ آپ نے فرمایا گویا میں اب موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔ (پھر دوسرے جنگل میں پہنچے تو) آپ نے فرمایا میں یونس کو سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں۔ وہ اس جنگل میں لبیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں۔

(مسلم احوال انبیاء)

اس کشف سے ظاہر ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل کعبۃ اللہ کے حج کے لئے اللّٰھم لبیک کی صدا بلند کرتے ہوئے آیا کرتے تھے۔

آخر میں دو مستشرقین کے حوالوں پر یہ مضمون ختم کیا جاتا ہے۔ باسورتھ اسمتھ جو "لیکچرز آن محمد اینڈ محمڈن ازم" کے مصنف ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

بناءِ کعبہ کا سلسلہ حسب روایات اسماعیل اور ابراہیم تک پہنچتا ہے بلکہ شیث و آدم تک۔ اور اس کا نام بیت اللہ خود اس پر دلالت کرتا ہے کہ اسے ابتدائی شکل میں کسی ایسے ہی بزرگ قبیلہ نے تعمیر کیا ہے۔ (ص۱۶۶)

مترجم قرآن جارج سیل اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:۔

مکہ جسے بکہ بھی کہا گیا ہے۔ اور یہ دونوں الفاظ مترادف ہیں اور ان کے معنی مقام اجتماع عظیم کے ہیں۔ دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ہے۔ اور بعض کی رائے میں تورات کے میسا سے مکہ مراد ہے۔۔۔۔
مکہ کا معبد اہل عرب کے درمیان مقدس اور ایک عبادت گاہ کی حیثیت سے بہت ہی قدیم زمانہ سے اور (حضرت) محمد (صلعم) سے بہت سی صدیوں قبل سے چلا آتا تھا۔

— ہفتۂ وصیّت —

— ۵ر لغائت ۱۲ر مارچ —

اخبار الفضل مجریہ ۸ر فروری و ۱۳ر فروری میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کے فیصلہ مجلسِ مشاورت ۱۹۵۵ء کی تعمیل میں امسال "ہفتۂ وصیت" ۵ر لغائت ۱۲ر مارچ کے ایام میں منایا جائے گا۔ امید ہے کہ احباب جماعت نے اور بالخصوص عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ نے جنہوں نے اس تحریک کو چلانا ہے اس اعلان کو بغور ملاحظہ فرمایا ہوگا اور وہ اس اعلان کا شایانِ شان خیر مقدم کریں گے۔

اس اعلان کا مقصد یہ نہیں ہے کہ جن دوستوں کو "ہفتۂ وصیت" کے شروع ہونے سے کسی وقت بھی پہلے اللہ تعالےٰ وصیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے وہ بھی اس نیک کام کو "ہفتۂ وصیت" تک ملتوی کر دیں۔ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ کسی کو بھی اپنی زندگی کے آخری دن کا علم نہیں ہے۔ نظامِ وصیت کی اولین اور اصل غرض اشاعت و احیاءِ اسلام ہے اور اشاعتِ اسلام کے مختلف ذرائع میں سے نظامِ وصیت ایک نہایت مقدس اور نہایت ہی مؤثر ذریعہ ہے۔ اس لئے اشاعتِ اسلام کے واسطے جس قدر جلد کسی کو یہ مقدس اور مؤثر ذریعہ اختیار کرنے کا موقع اور توفیق ملے اُسے غنیمت سمجھ کر اور اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان سمجھ کر اس ذریعہ کو فوراً عملی طور پر اختیار کر لینا چاہیئے "ہفتۂ وصیت"، تو ان لوگوں کے لئے ہے جو سارا سال وصیت کرنے کا ارادہ کرتے کرتے گزار دیتے ہیں اور عملی توفیق نہیں پاتے یا ان لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے ہے جو اس بابرکت اور عظیم الشان تحریک کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے۔ ورنہ ہر ہفتہ ہمارے لئے "ہفتہ وصیت" ہے اور ہر دن "ہفتہ وصیت" کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ اور جب بھی کسی دوست کو توفیق ملے اسے نظام وصیت میں شامل ہونے میں التوا اور تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ وما توفیقنا الّا باللہ العلی العظیم۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا بچہ بعمر ۹ سال عقل۔ فہم اور شعور سے معذور ہے۔ نہ بولتا ہے نہ کھاتا پیتا ہے۔ تمام قسم کے علاج کرا کے عاجز آ گئے ہیں۔ کسی دوست کو اگر کوئی آزمودہ علاج معلوم ہو تو اطلاع دیں۔ ڈاکٹر اس مریض کو منگول کہتے ہیں۔

نیز احباب و بزرگان سلسلہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک عبد الواحد سلیم

30-D۔ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز۔ ملتان روڈ۔ لاہور

اسلام کی جملہ ادیان عالم پر امتیازی فضیلت و خصوصیت

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

میں مسجد مبارک ربوہ سے "تراویح" کی نماز سے فارغ ہو کر نکل رہا تھا۔ جونہی میں مسجد سے باہر آیا تو میری آنکھوں نے بہت ہی ایمان افروز منظر دیکھا۔ ربوہ کے صغار و کبار اور ذکور و اناث کے جم غفیر نے اور اس کے محبت قرآن کے جذبہ نے میری توجہ آناً فاناً قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئی انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون کی طرف منعطف کرا دی۔ قرآن کریم کا نزول آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے ہوا۔ اسلام کی حقانیت اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخشاں صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے قرآن کریم جیسا عظیم الشان معجزہ نازل فرمایا۔ یہ معجزہ ہے جو رمضان شریف کے مبارک ایام میں خصوصیت کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے اور یہ وہ معجزہ ہے جو کانوں سے سنا جا سکتا ہے اور جس کا انکار کرنا شمس و قمر کا انکار کرنا ہے۔ آج حفاظ قرآن عالم اسلامی میں مختلف مساجد میں قرآن کریم کا روزانہ ایک جزء سنا کر اس مندرجہ بالا پیشگوئی کی تصدیق کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر حفاظ قرآن کے علمی لحاظ سے مختلف درجات اور مراتب ہیں۔

بعض حفاظ قرآن قاری کہلاتے ہیں یعنی انہوں نے علم تجوید اور علم مخارج الحروف باقاعدہ مداومت سے سیکھا ہے۔ ہمارے ماحول میں بعض وجوہات کی بناء پر اس علم کی طرف خاص توجہ نہیں کی گئی۔ مگر اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان علوم کی ظاہری جاذبیت اور ذوق بھی قرآنی حفاظت میں ممد ہوا ہے۔ اگر حفاظ قرآن نے قرآن کریم کے مفردات اور عبارتوں کی حفاظت کی تو قاریوں نے طرز ادائیگی سے اور علم تجوید کے ماہرین نے آواز کو نیچا اور بلند اور بعض دوسرے قواعد قرأت اور انداز بیان سے قرآن کریم کی حفاظت کی اور علم مخارج الحروف کے اساتذہ نے ہر لفظ کے نطق اور ادائیگی کے مقام کو بیان کر کے بلکہ حروف متشابہ کی ادائیگی میں فرق کو نمایاں کیا ہے۔ اگر س۔ ش۔ ص کے مخرج میں فرق نمایاں نہ کیا جائے تو سامعین کو اگر سننے میں اشتباہ پیدا ہو گا تو دوسری طرف معانی اور مفہوم میں غلطی کا امکان بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح ض۔ ذ۔ ظ۔ ز کی ادائیگی میں اکثر غلطی کی جاتی ہے۔ ث اور ط میں فرق نہیں کیا جاتا۔ علم نحو کی ایجاد تو قرآن کریم کی ایک آیت سے ہوئی تھی۔ جس سے قرآن کریم کے زیر۔ زبر اور

رفع وغیرہ تک محفوظ کر دئے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے آج تک بے شمار قرآن کریم کے باقاعدہ حفاظ ہوئے ہیں۔ بلکہ آنحضرتؐ کے مبارک ایام میں صحابہ قرآن کریم کے انتہائی اہتمام کرتے۔ چنانچہ صرف ایک جنگ میں کئی ایسے صحابہ کو شہید کر دیا گیا جن کے سینوں میں قرآن کریم محفوظ تھا اور وہ حفاظ قرآن تھے۔

(۲)

انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ایک مسلمان بچہ جس کی عمر آٹھ دس سال ہو وہ قرآن کریم کو فر فر اور انتہائی روحانی سے سنا دیتا ہے رمضان کے ایام میں یہ روحانی منظر دیکھا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کا انداز بیان اور اس کی تدوین کچھ ایسی فطرتی خصوصیات کو لئے ہوئی ہے کہ اس کا حفظ کرنا طبعاً بہت ہی آسان ہے اور زبان خود بخود چلتی چلی جاتی ہے۔ بعض ایسے آدمی ہیں کہ انہوں نے قرآن کریم بڑھاپے میں حفظ کیا۔ قرآنی نثر میں قافیہ۔ رجز اور سجع نمایاں نظر آتا ہے۔ اس اسلوب سے انسانی زبان اور دل کو ایک خاص لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ یہی فطرتی خصوصیات تلاوت قرآن کریم میں ایسی جاذبیت پیدا کر دیتی ہیں کہ ایک مومن وجد میں آ جاتا ہے۔ اس کے مقابل میں بعض آیات میں خوف اور وعید کا نقشہ ایسے انداز میں کھینچا گیا ہے۔ اس سے مومن اپنے نفس کا محاسبہ کر سکتا ہے۔ اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور آنکھوں سے آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔

قرآن کریم کے اس اسلوب قافیہ۔ سجع رجز اور کلمات کی بندش کے پیش نظر اندازاً میں قرآن کریم کو مجموعہ اشعار سمجھا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شاعر اور کاہن کے القاب سے پکارا گیا۔ مگر خدا تعالےٰ اس کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

انہ لقول رسول کریم۔ وما
ھو بقول شاعر قلیلا ما
تؤمنون ولا بقول کاھن
قلیلا ما تذکرون (الحاقۃ)

ایک دفعہ مصری پریس میں قرآن کریم کے اسلوب بیان پر مضامین شائع ہوئے اور یہ مضامین باہمی مخاصمت کی صورت اختیار کر گئے بنیادی سوال یہ تھا کہ کیا قرآن کریم نثر میں ہے؟

مصر کے ادیب شہیر حافظ ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے جو نابینا ہیں اور وزیر تعلیم مصر کا قلمدان بھی ان کی ادارت میں رہا ہے۔ اسلوب قرآن کے اس اختلاف کے پیش نظر اپنے مضمون میں تحریر فرمایا۔

لا ھو شعر ولا نثر انما
ھو قرآن۔

یعنی قرآن کریم نہ تو شعر ہے اور نہ ہی نثر ہے بلکہ اس کا ادب اعتدالی ہے اور وہ قرآن ہے

(رسالہ المجمع العلمی دمشق)

اور یہی وہ فطرتی ادب کا اسلوب تھا جس نے حضرت عمرؓ جیسے شخص کے دل کو موم کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے جب اپنی ہمشیرہ فاطمہ سے قرآن کریم کے اوراق لئے اور سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی تو آپ کی زبان اور دل پکار اٹھے

ما احسن ھذا الکلام واکرمہ

یعنی یہ کیسا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے اور حضرت عمرؓ دوسری روایت میں بیان فرماتے ہیں:۔

"فلما سمعت القرآن رق
لہ قلبی فبکیت ودخلنی
الاسلام"

یعنی قرآن کریم کے سننے سے میرا دل موم ہو گیا اور میں رو دیا اور اس قرآن نے مجھ کو قرآن میں داخل کیا۔

جرمنی کا مشہور فلاسفر گوئٹے قرآن مجید کے اس اثر بلیغ اور نادر اسلوب کے متعلق تحریر کرتا ہے۔

"اس کتاب میں بڑی دلفریبی پائی جاتی ہے اور بتدریج فریفتہ کرتی ہے۔ پھر متعجب کرتی ہے اور آخر میں ایک رقت آمیز تحیر میں ڈال دیتی ہے"

قرآن کریم کی اس عظیم الشان روحانی تاثیر اور اسلوب بیان کے پیش نظر جو انسانی قلب میں وجد عشق اور والہانہ محبت پیدا کر دیتا ہے حضرت بانی احمدیت فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(۳)

قرآن کریم کا آج تک محفوظ رہنا یہ وہ معجزہ ہے جس میں اقوام عالم کو بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی زندہ مذہب ہے تو وہ اسلام ہے اور اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اگر کوئی زندہ کتاب ہے تو وہ صرف اور صرف قرآن ہے اور یہ دائمی معجزہ ہے۔ قرآن کریم حفاظت قرآن کے معجزہ اور اس کی علت غائی کو یوں بیان فرماتا ہے۔

الم تر کیف ضرب اللہ
مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ
طیبۃ اصلھا ثابت و
فرعھا فی السماء تؤتی
اکلھا کل حین باذن ربھا
ویضرب اللہ الامثال
للناس لعلھم یتذکرون

(ابراھیم)

یعنی کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح ایک مثال بیان کی ہاں! پاک کلام کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط ہو اور اس کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہوں جو اپنے رب کے حکم سے ہر وقت تازہ بتازہ پھل دیتا ہے۔ ان مثالوں کے بیان کرنے سے علت غائی یہ ہے کہ لوگ سوچیں اور نصیحت حاصل کریں

آج ایک مسلمان مذہب اسلام کی خصوصیات اور فضائل بیان کرتے ہوئے چیلنج کر سکتا ہے کہ کہاں ہے اصلی تورات؟ اور کہاں ہے انجیل کی اصلی زبان؟ اور کہاں ہے ژند اور وستا؟ اور کہاں ہے اصلی وید کے نسخے اور کیا کوئی ظاہری رنگ میں ان کتب سابقہ کا حافظ ہے؟ ہرگز نہیں۔ آئے دن تورات اور انجیل میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور خود عیسائی پادری اس پر حیران ہیں اور ان کے اعترافات کے ذکر کے لئے ایک کتاب درکار ہے۔ مگر قرآن کریم کے متعلق خود عیسائی اور معاندین اسلام اعتراف کرتے ہیں کہ یہ ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور جیسا مشہور معاند اسلام لکھتا ہے:۔

There is otherwise every security inter-nel and external that we possess that text which Muhammad himself gave forth and used.

یعنی ہر قسم کی بیرونی اور داخلی ضمانت یہی ہے کہ وہ قرآن کریم جو آج موجود ہے یہ وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں تھا۔

الغرض حفاظت قرآن کا معجزہ اسلام کی جملہ ادیان عالم پر نمایاں فضیلت کی ناقابل تردید دلیل ہے۔ اور اسلام کی صداقت دائمی کا ثبوت ہے۔

گمشدہ کپڑے کی تلاش

مورخہ ۲۳/۲/۱۹ بعد دوپہر ایک خاتون دار الصدر غربی سے مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کے مکان واقع دار الرحمت وسطی آ رہی تھیں کہ ان کا لیڈی ہمٹن کا چھ گز کپڑا سیاہ رنگ کا کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو وہ از راہ مہربانی مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کے مکان پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱ ۱۲/۶۲ تا ۱۳ ۲/۶۳

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین۔

۱۔ سیکرٹری صاحب مال انجمن احمدیہ ڈھاکہ ۲۵/-
۲۔ محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ۱۸/-
۳۔ امۃ الحی خالد صاحبہ کراچی ۳۰/-
۴۔ محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۲۰/-
۵۔ عنایت اللہ صاحب جماعت اسمٰعیل آباد ملتان ۹/-
۶۔ شیخ محمد یعقوب صاحب اوکاڑہ ۱۰/-
۷۔ ملک امام الدین صاحب گوجرانوالہ ۵/-
۸۔ حبیب احمد صاحب آف نیروبی گوجرانوالہ ۳۰/-
۹۔ ذکیہ خاتون صاحبہ کراچی ۲۹/-
۱۰۔ ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب کراچی ۲۲/۵۰
۱۱۔ امۃ الباری شاہنواز صاحب کراچی ۱۰/-
۱۲۔ شیخ دوست محمد صاحب شمس لائلپور ۱۰/-
۱۳۔ رشید احمد صاحب ہانگ کانگ ۲۵/-
۱۴۔ نذیر بیگم صاحبہ اکال گڑھ ۲۰/-
۱۵۔ چوہدری سلطان احمد صاحب سلطانپورہ لاہور ۵/-
۱۶۔ ملک عبد الرشید صاحب سرگودھا ۵/-
۱۷۔ محمد بی بی صاحبہ کوٹ مہتاب خاں ۵/-
۱۸۔ شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ ۵/-
۱۹۔ چوہدری نور احمد صاحب از حلقہ سول لائن لاہور ۸/-
۲۰۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ربوہ ۱۰۰/-
۲۱۔ سید ناصر احمد صاحب کراچی ۵/-
۲۲۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خوشاب ۲۰/-
۲۳۔ بذریعہ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۵/-
۲۴۔ شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی ۱۵۰/-
۲۵۔ ایس ایم حسن صاحب بذریعہ ڈاکٹر اختر صاحب ربوہ ۵/-
۲۶۔ شیخ محمد الدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام ایڈیٹر ربوہ ۱۰/-
۲۷۔ محمد بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار مرحوم چک ۱۱۰/۶ ضلع منٹگمری ۱۰/-
۲۸۔ سعیدہ بیگم صاحبہ گڑھی شاہو لاہور ۴۰/-
۲۹۔ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب حیدر آباد ۵/-
۳۰۔ لطیفہ بخاری صاحبہ لاہور ۵/-
۳۱۔ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب لاہور ۳۰/-
۳۲۔ آمنہ بیگم صاحبہ معرفت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا ۵/-

فہرست عطیہ برائے تعمیر مسجد یادگاری

از ۱ ۱۲/۶۲ تا ۱۳ ۲/۶۳

۱۔ اہلیہ صاحبہ ایم اے ارشاد صاحب کورنگی کراچی ۱۰/-
۲۔ ورک مستری غلام محمد صاحب ریلوے برج کراچی چھاؤنی ۱/-
۳۔ والدہ محمد الدین صاحب بذریعہ صدر لجنہ دار الصدر شرقی ربوہ ۵/-

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم کی وفات پر
جماعت احمدیہ کوئٹہ کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دیرینہ باہمت اور مستعد صحابی حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلاشبہ حضرت قاضی صاحب موصوف مطلع احمدیت کے درخشندہ ستارے تھے۔ مرحوم و مغفور کی زندگی اشاعت و تبلیغ احمدیت کے لئے وقف تھی۔ مرحوم نے پشتو۔ فارسی اور اردو زبان میں احمدیت کی صداقت میں کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اور اس طرح صوبہ سرحد اور سابق بلوچستان کے اطراف واکناف کے ساکنین کو احمدیت سے روشناس کرایا۔ مرحوم نے احمدیت کی ترقی میں جو خدمات سرانجام دیں وہ یقیناً قابل رشک اور تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھنے کے لائق ہیں۔

مرحوم کی شدید مخالفت بھی ہوئی اور ایک دو بار آپ پر قاتلانہ حملے بھی ہوئے مگر آپ نے مضبوط چٹان کی طرح ان تمام مخالفتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مرحوم و مغفور بڑے مہمان نواز اور غریب پرور تھے۔ خدمت خلق کے لئے ہر وقت مستعد اور بے تاب نظر آتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان اور بالخصوص حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے آپ کو بے پناہ عشق اور فدایانہ محبت تھی۔

عرصہ دراز تک آپ صوبہ سرحد کے امیر رہے اور آپ نے اپنی خداداد قابلیت اور حسن تدبر سے اس فریضہ جلیلہ کو نہایت عمدگی اور شاندار کامیابی کے ساتھ ادا کیا۔ جماعت میں آپ بہت ہی ہر دلعزیز تھے۔ متعدد بار آپ کوئٹہ بھی تشریف لائے تھے اس لئے جماعت کوئٹہ کے پرانے احباب کو آپ سے خاص قلبی تعلق تھا۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے تمام افراد حضرت قاضی صاحب کی اس بے وقت وفات پر گہرے رنج اور دلی غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خلوص قلب کے ساتھ بدرگاہ رب العالمین دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عاشق احمدیت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

نیز مرحوم و مغفور کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو مرحوم کے اجر سے محروم نہ رکھے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(شیخ محمد حنیف عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے صدقہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اہالیان محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کی طرف سے ایک بکرہ صدقہ دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور حضور کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد شفیع صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

معتکفین مسجد محمود ربوہ کے لئے درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال رمضان المبارک کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے بیرونی جماعتوں سے کافی دوست ربوہ میں تشریف لائے ہیں۔ مسجد مبارک میں عدم گنجائش کی وجہ سے باہر سے تشریف لانے والے دوست ربوہ کی دیگر مساجد میں اعتکاف بیٹھ گئے۔ چنانچہ سات دوست مسجد محمود میں معتکف ہیں۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام معتکفین کو اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ عبادات۔ ذکر الٰہی اور دعائیں کرنے کی توفیق دے کر انہیں شرف قبولیت بخشے اور اپنی رضاء اور خاص الخاص انعامات سے غیر معمولی طور پر نوازے۔ آمین۔ (سردار عبد الحق شاکر واقف زندگی ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ جملہ بزرگان سلسلہ واحباب جماعت میری لڑکی عزیزہ قدسیہ بیگم بی اے زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب ملتان کے لئے ان بابرکت ایام میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و عافیت سے رکھے۔ ہر قسم کی تکالیف سے بچائے اور اسے دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین۔

(گل محمد بی اے بیر آفیسر۔ لاہور)

نوٹ:۔ مکرم میاں گل محمد صاحب نے دو مستحق اشخاص کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ۔

(مینیجر الفضل)

۲۔ جماعت احمدیہ تہال کی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے نیز خاکسار کے خادم دین بننے کے لئے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(لطیف احمد عارف واقف زندگی ربوہ)

۳۔ میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے

(مبارک احمد ناز)

۴۔ خاکسار کو بہت مالی نقصان ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔

(رشید احمد سرگودھا)

۵۔ عاجز لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے جسم بھی پھول گیا ہوا ہے۔ گردے کی درد کی بھی بہت تکلیف رہتی ہے۔ بیوی کی صحت بھی بہت کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ سب بھائیوں اور بہنوں سے عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام دین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص وارڈ ۵ مکان ۱۱۸۰ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

۶۔ میری بیوی اور میری خوشدامنہ کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے۔ بزرگان سلسلہ سے باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک انوار احمد۔ زعیم حلقہ احمدیہ مسجد نور مری روڈ۔ راولپنڈی)

۷۔ میرے خاوند مرزا اجمل بیگ صاحب آف قادیان ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(اہلیہ مرزا اجمل بیگ صاحب حال ساکن پتوکی ضلع لاہور)

۸۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو خدمات دینیہ کی خاص توفیق بخشے اور اپنی رضا اور اپنا قرب بخشے۔ نیز خاکسار کا لڑکا عزیز کریم اللہ امسال کراچی یونیورسٹی سے ایم ایس سی فائنل کا ایک لڑکی ربوہ سے تھرڈ ایئر کا اور دوسری فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب ان کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابیوں کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید)

۹۔ مکرم صوبیدار محمد عبد الصمد صاحب مولوی فاضل ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان دنوں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد اجمل مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پشاور چھاؤنی)

۱۰۔ میرے نواسے کا بیماری کے زیر اثر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کمزور ہو گیا ہے بجلی سے علاج ہو رہا ہے بزرگوں اور بھائیوں سے اس کی جلد مکمل تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شفیع احمدی لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہی ہے۔ کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۹۷۵ :- میں حیات بیگم زوجہ عبدالکریم قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے جو میں نے اپنے خاوند سے نقد وصول کر لیا ہے۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے ڈنڈیاں طلائی وزن ایک تولہ، کانٹے طلائی وزن ایک تولہ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن سات ماشے تو بیٹریاں طلائی وزن ۱ تولہ مجموعہ وزن چار تولے ایک ماشہ قیمت -/۵۰۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ اگر آئندہ کسی وقت آمد ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۵ جنوری ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نشان انگوٹھا حیات بی بی گواہ شد رحمت علی ولد نواب دین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ گواہ شد عبدالکریم ولد حسین بخش خاوند موصیہ محلہ دارالیمن ربوہ ۲۵/۱/۶۳

مسل نمبر ۱۶۹۷۶ :- میں زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد الدین قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۶/D ڈاکخانہ دیپالپور ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں تفصیل جائداد۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے مگر میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) ایک قطعہ اراضی دس مرلہ واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ بعوض مہر قیمتی -/۳۳۷ روپے (۲) مشین سلائی بعوض حق مہر قیمتی -/۱۲۲ روپے ایک جوڑی کانٹے وزن ایک تولہ -/۱۲۰ روپے چوڑیاں دو عدد -/۹۰ کل -/۱۰۰ روپے میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے تھا جو میں نے بصورت قطعہ اراضی و مشین سلائی وصول کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت مع جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ دستخط موصیہ زبیدہ بیگم بقلم خود فقط خاوند موصیہ محمد الدین چوہدری نمبر گواہ شد مستری غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شمس آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور گواہ شد عبدالشکور بقلم خود وصیت ۱۳۳۳۶ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۶۹۷۷ :- میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ ماسٹر رحمت علی ظفر واقف زندگی قوم سرا پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۲۰۰۰ بذمہ خاوند ہے (۲) گلوبند، تین انگوٹھیاں۔ ایک جوڑا کانٹے جن کا طلائی وزن ۵ تولے کل قیمت -/۷۰۰ روپے۔ اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جیب خرچ -/۱۵ روپے جو خاوند سے ماہوار ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ امۃ الحفیظ بیگم تصدیق کنندہ خاکسار ماسٹر رحمت علی ظفر واقف زندگی خاوند موصیہ تصدیق کنندہ ڈاکٹر احتشام الحق سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ ۱۲/۲/۶۳

درخواست ہائے دعا

(۱) ہماری والدہ صاحبہ آنکھ کے اپریشن کے سلسلہ میں (میو ہسپتال لاہور) میں داخل ہیں۔ چونکہ والدہ صاحبہ شوگر کی مریضہ ہیں۔ اس لئے بعض خطرات اور خدشات بھی ہیں۔ جس کے باعث ہم بہت فکرمند ہیں۔ دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

(۲) میرا پوتا نذیر احمد نثار اپنی ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتر سامان پیدا فرمائے۔ عبدالحمید کا ٹھگڑھی صحابی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۲ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع سرگودہا

(۳) بندہ کے مکان کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل زیر سماعت ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ (لطیف احمد منٹگمری)

(۴) میرے بھائی صالح محمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں دعا کی درخواست ہے۔ (مسعود احمد حبیب نارمل سکول چشتیاں ضلع بہاولنگر)

دعائے مغفرت

میرے خاوند محترم چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل بی۔ اے سابق کارکن ایم۔ این سنڈیکیٹ حال زمیندار دیہہ ارڈارا تعلقہ ٹنڈوالہ یار (سندھ) ۱۳ فروری کو چند روز دل کے عارضہ سے بیمار رہ کر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے دو مستحقین کے نام سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرائے جا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں مرحوم کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسارہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم گوندل مکان A-۱۱۲/۱۱۴ محلہ ہیرآباد حیدرآباد (پاک)

اہل پاکستان اور کشمیریوں کے مفاد کے منافی کشمیر کا کوئی حل قبول نہیں کیا جائے گا

صدر جموں و کشمیر مسلم لیبر پارٹی کے مکتوب کے جواب میں صدر ایوب کی یقین دہانی

راولپنڈی ۔ ۲۲ فروری ۔ صدر ایوب نے پھر اسی موقف کا اعادہ کیا ہے ۔ کہ وہ مسئلہ کشمیر کا کوئی ایسا حل ہرگز تسلیم نہیں کریں گے ۔ جو اہل کشمیر اور پاکستانی عوام کے مفاد کے خلاف ہو یہ یقین دہانی صدر ایوب کے سیکرٹری مسٹر اعجاز احمد نائیک نے آل جموں کشمیر مسلم لیبر پارٹی کے صدر کے نام ایک خط میں کی ہے ۔ صدر لیبر پارٹی نے حال ہی میں ایک خط کے ذریعہ مملکت کو اس جھگڑے کے تصفیہ کے سلسلے میں چند تجاویز ارسال کی تھیں ۔ مسٹر نائک نے صدر ایوب کی طرف سے ان تجاویز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ صدر مملکت نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں آپ کو لکھ دوں کہ وہ کشمیر کے تصفیہ کا کوئی ایسا حل قبول کرنے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوں گے جو پاکستان اور کشمیر کے عوام کے مفادات کے منافی ہو ۔ جموں کشمیر مسلم لیبر پارٹی کے صدر نے اخبارات میں تقسیم کشمیر کے بارے میں طرح طرح کی خبریں دیکھ کر تقسیم کرنے کی تجویز پر تشویش کا اظہار کیا تھا ۔ اور صدر ایوب سے درخواست کی تھی کہ وہ تقسیم کی کسی تجویز کو قبول نہ کریں ۔

برطانیہ اسلحہ کی دوڑ جاری رکھنا چاہتا ہے

ماسکو ۔ ۲۲ فروری ۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے برطانیہ کی وزارت دفاع کی طرف سے جاری ہونے والے قرطاس ابیض پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ برطانیہ اسلحہ کی دوڑ جاری رکھنا چاہتا ہے ۔

مصر کا اسلحہ سعودی عرب میں پکڑا گیا

عمان ۔ ۲۲ فروری ۔ سعودی عرب کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ مصر نے سعودی حکومت کے خلاف بغاوت کے لئے سینکڑوں رائفلیں اور دستی بم بھیجے تھے ۔ جو حکام نے پکڑ لئے مکہ ریڈیو نے یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا ہے کہ صدر ناصر مجرمانہ طریقوں سے عالم عرب پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں ۔

جاپان نے سب سے زیادہ پاکستانی روئی خریدی

راولپنڈی ۔ ۲۲ فروری ۔ جنوری ۱۹۶۳ء کے دوران جاپان نے پاکستان سے سب سے زیادہ یعنی ۵۶۸۴ گانٹھیں کپاس خریدی ۔

ڈاکٹر محمود حسین کو وظیفہ دیا جائے گا

راولپنڈی ۔ ۲۲ فروری ۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے مستعفی وائس چانسلر ڈاکٹر محمود حسین کے لئے وظیفہ اور دیگر مالی مراعات منظور کی جائیں گی ۔ اگرچہ یہ مراعات عہدہ کی تین سالہ میعاد کے خاتمہ پر دی جاتی ہیں ۔ لیکن ڈاکٹر محمود حسین کو بطور خاص یہ مراعات دی جائیں گی ۔

خروشیف بھارت کا دورہ کریں گے ؟

دہلی ۔ ۲۲ فروری ۔ روس کے وزیر اعظم خروشیف شاید اپریل میں بھارت کا دورہ کریں گے ۔ خروشیف نے اپریل میں کمبوڈیا کی دعوت منظور کر لی ہے اور خیال ہے کہ وہ اس موقع پر بھارت کا بھی دورہ کریں گے ۔ روسی وزیر دفاع مارشل میلونسکی نے پہلے ہی بھارت کے دورہ کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے ۔

پاکستانی باشندوں کا اغوا

پاکستان کی طرف سے احتجاج

ڈھاکہ ۔ ۲۲ فروری ۔ بھارتی حکام نے اس کی

ص ۴

ص ۴ تصدیق کی ہے کہ راج شاہی مرشد آباد کی سرحد کے قریب جو تین پاکستانی باشندے اغوا کئے گئے انہیں فائرنگ کے ذریعے زخمی کر دیا گیا تھا ۔ پاکستان نے اس واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے ریڈیو پاکستان نے کہا کہ بھارتی فوج نے گولیوں کے دو سو راؤنڈ چلائے تھے ۔ بھارتی حکومت نے کہا کہ زخمیوں کو طبی امداد مہیا کی گئی ہے ۔

یروشلم ۲۲ فروری ۔ وزیر اعظم اسرائیل ڈیوڈ بن گوریان نے اسرائیل میں مقیم عربوں کو آزادانہ نقل و حرکت و اسرائیل کے کسی بھی حصہ میں کاروبار کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

شام میں ناصر کی حمایت میں ہنگاموں کا خطرہ متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے

عراق کی انقلابی حکومت کے نائب وزیر اعظم قاہرہ پہنچ گئے ۔ صدر ناصر کے نام ایک خط

قاہرہ ۲۲ فروری ۔ اخبار "الاہرام" نے اطلاع دی ہے کہ شام میں مصر سے الحاق کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر احتیاطی تدابیر کے طور پر متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں اور دمشق اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں اہم عمارات کی حفاظت پر ٹینک متعین کر دئے گئے ہیں ۔ یاد رہے کہ شام ۱۹۶۱ء میں عرب جمہوریہ سے الگ ہو گیا تھا ۔ شام اور مصر کا الحاق ۲۲ فروری ۵۸ء کو ہوا تھا ۔ اور آج مصر میں اس الحاق کی سالگرہ منائی جا رہی ہے ۔ عراق کے نائب وزیر اعظم علی سالم السعدی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کے لئے آج قاہرہ پہنچ جائیں گے ۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ مارشل عارف کی طرف سے صدر ناصر کے نام ایک اہم پیغام بھی لائیں گے ۔ یاد رہے کہ عراق میں حالیہ انقلاب کے بعد جو لوگ برسر اقتدار آئے ہیں وہ صدر ناصر کے حامی ہیں اور اس انقلاب کے نتیجہ میں شام میں بھی یہ تحریک زور پکڑ گئی ہے کہ شام کا عرب جمہوریہ سے دوبارہ الحاق کیا جائے اس کے جواب میں شام کی حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ عراق کو کسی طرح اس پر آمادہ کر لیا جائے کہ وہ مصر کی طرف جھکنے کے بجائے شام سے الحاق کر لے تاکہ اسرائیلی خطرہ کا بھی مقابلہ آسانی سے ہو سکے اور صدر ناصر کی ریشہ دوانیوں کا بھی دروازہ بند کر دیا جائے ۔ لیکن ابھی تک عراق کی طرف سے شام کی اس پیشکش پر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا ہے ۔

امریکہ کولمبس نے دریافت نہیں کیا

میونخ (جرمنی) روس کے ایک جغرافیہ دان ڈاکٹر سمیول ورش ورسکی نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ کرسٹو فر کولمبس نے نہیں بلکہ برطانیہ کے ایک سیاح نے دریافت کیا تھا ۔ انہوں نے دعوے کیا ہے کہ اصل میں امریکہ دریافت کرنے والا شخص نیکلز تھا جس نے کولمبس سے ایک صدی قبل ۱۳۶۰ء میں اوقیانوس کا سفر کیا تھا ۔ پرانے نقشوں اور دستاویزوں کا مطالعہ کرنے ص ۴

ص ۴ کے بعد ورش ورسکی نے دعوے کیا ہے کہ نکلز نے اس سفر کا حال پہلے لاطینی میں بیان کیا تھا ۔ لیکن بدقسمتی سے اصلی قلمی نسخہ کھو گیا ۔ بہر حال بعد کے مصنفوں کی تحریروں میں اس کے اقتباسات شائع ہوتے ہیں ۔

لنڈن ۲۲ فروری :- برطانیہ کی حکمران قدامت پسند پارٹی کی خلاء سے متعلق سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں برطانیہ اور دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان مصنوعی سیاروں کا مواصلاتی نظام قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے ۔

محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب

کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۲ فروری ۔ محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کو کل غنودگی کی کیفیت میں نسبتاً کمی رہی اور آپ نے کچھ باتیں بھی کیں لیکن بندش پیشاب کی تکلیف بدستور چل رہی ہے ۔ اور کمزوری بھی بہت ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالے محترم شاہ صاحب موصوف کو جلد صحت فرمائے ۔ آمین

درخواست دعا

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر ابن حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم جیپ کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے گزشتہ اڑھائی ماہ سے بیہوش ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں ۔ ہوش میں آنے کے بہت خفیف سے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے ہیں لیکن بے چینی اور گھبراہٹ بہت زیادہ ہے ۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالے مکرم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے

(حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۔ ربوہ)

رمضان کے بابرکت ایام میں دعاؤں کے لئے احباب کی طرف سے بکثرت خطوط موصول ہوتے رہے ہیں اور بالخصوص آخری عشرہ رمضان میں تو اور بھی زیادہ کثرت کے ساتھ موصول ہوئے ہیں ۔ سب احباب کو فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے ۔ تاہم ایسے جملہ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں نے فرداً فرداً ہر دوست کے لئے دعا کی ہے ۔ اور برابر دعاؤں میں مصروف ہوں ۔ اللہ تعالے سب بھائیوں اور بہنوں کی مشکلات دور فرمائے اور ان کی دلی مرادیں اور سب نیک تمنائیں پوری کرے ۔ آمین اللھم آمین

بابو محمد عزیز الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر وفات پا گئے

میرے ماموں حضرت بابو محمد عزیز الدین صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۳ء کو ایک بجے دوپہر وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حضرت ماموں صاحب مرحوم موصی تھے اور ۱/۶ کی وصیت تھی ۔ اپنا حصہ جائداد زندگی میں ہی ادا کر چکے تھے ۔ آپ نے اپنی یادگار تین فرزند اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں ۔ بڑے بیٹے محمد علیم الدین صاحب سیکشن آفیسر فنانس منسٹری حکومت پاکستان راولپنڈی میں ہیں ۔ منجھلے فرزند حکیم محمد دین صاحب بطور انچارج ضلع شموگہ ریاست میسور انڈیا میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں ۔ جو باوجود کوشش کے پاسپورٹ نہ ملنے کے باعث ان کی زندگی میں ان سے نہ مل سکے ۔ سب سے چھوٹے بیٹے محمد رشید الدین صاحب ایم کام کراچی میں ہیں ۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۲۲ فروری کو بعد نماز جمعہ ہوگی ۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ماموں صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے اور نیکی، تقویٰ اور اخلاص میں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے ۔ آمین ثم آمین ۔

(محمد صدیق صدر عمومی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴